



وَلَقَدْ نَصَّحَكَ اللَّهُ بِسَبِّهِ وَاسْتَمْتِ اَذْلَقَهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



خبردار اسلامیت بخیریت  
احمدی - ایم - بی ثانی سکول شہر سیالکوٹ  
Scal Kad-  
ہادیہ

تشیکی

قادیان ضلع گر

ای جہاں منتظر عشق باش گاہ دلستان

دجلہ و نمبر ۱۱۱۱

مؤرخہ ۱۳۲۵ شوال ۱۲۵ھ علی صاحبہما التوحید و التوحید  
مؤرخہ ۱۳۲۵ شوال ۱۲۵ھ علی صاحبہما التوحید و التوحید

Digitized by Khilafat Library

چو گوہر با تو گرائی چہا در قادیان بینی  
ایدیہ محمد صادق عفی اللہ عنہ

### در شریعت طبیعت

اول - بیعت کنندہ سے دل سے عہد اس بات کا کہ  
کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شریعت  
مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جو عہد اور نہانا اور بدلتی اور  
فسق و فحش و ظلم و نفاق و فساد اور دنیا و تنگی طریقیوں سے  
بچتا رہے گا اور نفسانی جوشنوں کے وقت ان کا منسوب ہوگا  
اگرچہ کیا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا نام نہ جوت  
نماز و صلاحت حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور  
حقے الوسع نماز عہد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی  
مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور  
دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس کی  
حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔ چہاں کہ  
عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی  
جوشنوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان  
سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - بیکہ حال  
ریح و راحت اور عسر اور تیسر اور نعمت و بلا میں اللہ

کے وفاداری کرے گا اور ہر حالت ماضی و تضاہد اور ہر ایک ذلت  
اور مذہم کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں عدا  
ہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے  
کوہ نہ پھیرے گا بلکہ اس کے قدم بڑھائے گا۔ ششم - کہ  
اتباع رسم اور متابعت ہنر و ہوس سے باز آجائے گا اور  
قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور  
قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں وکیل  
قرار دے گا۔ ہفتم - یہ کہ بخت اور غرت کو بکلی چھوڑ دے گا  
اور فروتنی اور عاجزی اور فروغ خلقی اور ملیسی اور مسکینی  
سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور  
ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت  
اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز  
سمجھے گا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ  
شغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد  
طاقتوں اور نعمتوں سے نئی نوع کو فائدہ پہنچائے گا  
دہم - یہ کہ اس عاجز سے عہد اخوت محض اللہ باقرار  
طاعت و مروت باندھ کر اس پر تادوت مرگ قائم  
رہے گا اور اس عہد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر  
دنوی رشتوں اور ماطن میں اور تمام مخلوق و جانورین پائی نہ جائے

### حضرت سید علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما سئلنا من ان فضل خدا  
اندرین دین آمدہ از ما دیم  
ان کتاب حق کہ قرآن نام دوت  
ان رسول حق کہ محمد است نام  
عمراد با شیر شد اندر بدن  
ہست او خیر الرسل خیر الانام  
ما از نو شیم کہ ایک کہ است  
انچہ مارا دمی کہ ایک کہ بود  
ما از دیا ہم ہند و کمال  
اقتدار سے فعل اور ماضی است  
حق ہست حضرت احدیت است  
سجودات اور سحر حق اللہ و ہما  
معجزات انبیاء سابقین  
بر ہمہ از جان و دل ایمان است  
یک قسم دوی از ان علییناب

### شرح قیمت ایدر

دایان ریاست و گورنمنٹ سنٹ  
معاذین درجہ اول جن کو پیر اخبار کی ایک  
نام جاری کرانیک حق حاصل ہے  
معاذین درجہ دوم جن کو پیر اخبار کی  
ایک نام جاری کرنے کا حق حاصل ہو  
عام قیمت پیشگی  
بعد  
فی پرچہ  
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ  
کے اندر اندر قیمت اخبار روڈ کریں گے  
سے صاحب بعد لیا دگی جو اخبار وقت پر پہنچے  
اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کے نام پر  
بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں  
دیجا دگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد لوگو  
در ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط مکہ کر دیتا  
کرنا چاہیے۔ منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتی ہیں ان میں ہفتہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب کہ اگر تاجا تاسے۔ اشد ان لا اللہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشد ان محمد عبد اللہ و رسولہ۔ بارہ۔ آج میں  
احمد کے ہاتھ پر ان نام گناہوں کو کہنا ہوتا۔ اور میں سے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہواں تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو نہ بھگتوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب القوب الیہ۔ بارہ۔ رب  
انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاعف عنی ذنوبی فانہ لا یعفر الذنوب الا انت۔ سیرت نبوی ص ۱۱۱۔ کہ میرے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو بخشتی ہو۔ آمین۔ اس کے بعد آپ صحابہ کرام  
مجلس بیعت کنندہ اداس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔



## انسان کے شغل کا اثر اس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کاروبار کرتا ہے۔ اس کا اثر اس کی عمر کو گھٹانے اور بڑھانے میں بہت حد تک ہوتا ہے۔ یہ امر آسانی سے سمجھ میں آ جانا چاہیئے۔ کہ کارخانوں میں کام کرنے اور خصوصاً دیاسلائی بنانے کے کارخانوں یا تانبہ یا کھجور کی کانوں میں یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہاں کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن رو بہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلد تر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے کہ کلک پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح پر محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ اپنی پوری عمر کو تین پہلوئیں پر بٹھاتے اور بہ نسبت ان لوگوں کے کہ جو اس معاملہ میں ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہیں جلد تر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہیں۔

اس معاملہ میں علم طب و علم صحت کے ماہروں نے جو تجربے راز مشاہدے کئے ہیں وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پراز نصیحت ہیں۔ اس ضمن میں گذشتہ ماہ ان کے تجزیوں کے علاوہ حال ہی میں انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر بیچ نے جو بہت سے تجربے کئے ہیں۔ وہ اس تالیق ہیں کہ ہر ایک انسان اس کو سنے پڑھے اور عمل درآمد کرے کہ ان سے مستفید ہو ڈاکٹر آر بیچ صاحب کے تجربے کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولت مند اور سخی (غیر شغل) جماعت کو جو شہروں میں بود و باش رکھتی ہے۔ اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتوں میں رہتی اور اپنا پیٹ پانے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فاسخ البال شخص کا دنیا میں کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہیں۔ اس کی زندگی ایک سلسلہ مگر براے نام خوشی کا دورہ ہوتی ہے۔

اول وہ قدرت کی عمدہ نعمتوں کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل میں نہ صرف ذلت کے لئے کوئی عبرت ہی نہیں رہتی۔ بلکہ وہی فاسخ البالی ایک گونہ اس کی موت کا

موجب بن جاتی ہے۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر نسبت سے زیادہ تسلیم کی گئی ہے۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قریب و جوار میں ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہیں اس کی خوراک سادہ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قوائے ہاضمہ درست ہوتے ہیں اس کو بھی بے ضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہیں لیکن شہروں کی برائیوں اور فضولیات سے وہ محفوظ رہتا ہے۔ کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہیں اور ان علمی پیشہ دروہ کے واسطے بھی۔۔۔ رہنمایان مذہب کی عمر سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کی رہائش کا طرز بھی کسانوں سے بہت سی حالتوں میں مشابہت رکھتا ہے۔ ایک دینی آدمی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہیں اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر ایک حالت میں اصول کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہیں۔

علمی پیشوں میں سے سب کم عمر طابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے۔ اپنے ضمیر کے مطابق کام کر نیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خود غرضی سے مبرا اور پراپکا (دوسروں کی بھلائی) کے بھاؤ سے پر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ وہ کہانا بھی اکثر بے وقت کھانا ہے۔ اور بلا لحاظ موسم باہر آ جاتا ہے اور عموماً قوانین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ اس کا دماغ اپنے مطب کی ذمہ داریوں سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متواتر دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ ناقص اثر پیدا کرتی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے کہ کیوں اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضوں کا نسبتاً زیادہ شکار ہوتے ہیں اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہیں بہہ گئے۔

ڈاکٹر آر بیچ صاحب کی رائے میں پائیکس کا شغل نہایت بہتر مشغلوں میں سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں گلیڈسٹون بسارک و اسرائیلی وغیرہ کی نظیریں پیش کرتے ہیں دماغی محنت کرنے والے اشخاص و رازہ عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہیں اور علمی کام کرنے والوں میں سائنسدان پر دلیسٹر۔ ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے میں جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مشقت کے انسان کی عمر بڑھانے میں زیادہ اثر رکھتی ہے۔ لیکن ان کے قس میں جو انسان جائز دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مشقت کی مشق بھی کرتے ہیں وہ سب سے اعلیٰ سراج کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ پولیس میں مجموعی صحت میں تندرست اور دراز عمر ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس جماعت میں اہل سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہیں۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سادہ و سلی ہوا میں گذرتا ہے۔ پولیس میں عموماً زیادہ تر مرض گھٹا شکار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا میں آنے جانے کا کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو کثیر سفر میں رہتے ہیں وہ شاذ و نادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہیں۔ اوقات کی ناپائیدی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور فضول خرچ طرز زندگی یہ تمام ان کی بیوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے کہ مزدور لوگ ڈاکٹر کو کموں کی کان میں کام کرتے ہیں جہاں کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہیں اور جہاں کی ہوا بھی کموں کی گرد سے پر ہوتی ہے۔ وہ لوگ مرد و جوانی کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہیں اور دراز عمر ہوتے ہیں۔ (الکیمیا)

## خریداران کی خدمت میں التماس

اجاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنے منبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کریں کیونکہ ہر نام کے تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے

ہدینچہ



## حقہ نوشی

کر مفرط نے بندہ جناب ایدہ صاحب اخبار بدو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھیں۔ تو اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون فرمادیں۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہیں آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب میں تو حقہ مسلمانوں کے گھر کا بار ہو گیا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے پھرتے پھرتے غرض کسی حالت میں بھی یہ تیر کمان والا جن ہمیشہ آدمیوں کے گھر سے اترتا نظر نہیں آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے میں حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موزی کے پنجہ میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آئے مہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آئے مہوار کی قیل رقم بطور چندہ جمع کر کے کسی کار خیر میں لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہو سکتی ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیوں میں سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کر کے ایک محفل و طیف پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلباء کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ فقط

خاکر غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت پسند فرماتے ہیں اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اڈیٹر

## ایک ستارہ نوما

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ اکتوبر ۱۳۸۴ء مطابق ۲۷ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے کہ وقت مذکورۃ الصد کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر کلی کی کرک کی طرح کڑکا۔ اور ستاروں کی طرح روشنی عام و خاص آدمیوں نے دیکھی۔ مگر تین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کارسکر کر رہا تھا۔ آج واپس پہنچے میں آیا۔ تو ہونہ والوں نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و فواح کے آہٹ آہٹ کوس دالے کہتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاون پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر

اندھوں کو کیا فائدہ۔ ہر چند لوگوں کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کو باطن اور برائی کے گردیدہ لوگ مہر ہے میں۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہیں۔ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں مگر نہیں سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھ کر جو مسلمان کھلاتے ہیں رونما آتا ہے۔ کہ اس اُتار کا کیا شہر ہو گا۔ جو کہ پیارے حضرت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فرمودہ میں کو بھی نہیں مانتے۔ حضرت دعا نے خیر فرمادیں۔

عزیز الدین گرد اور قافون گو بہونہ تحصیل سنی آباد

## دریافت طلب

میں چند سال سے کشمیر میں تجارت چرم دمیوہ وغیرہ کرتا ہوں اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے کہ مجھے کلکتہ اور ممبئی میں اپنی احمدی بھائیوں سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور ممبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرمادیں۔ تاکہ میں ان سے بذریعہ خط و کتابت چند امور دریافت کروں۔ محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ماسنور

## تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بخود نفسی علی بنو اکیم مکی محمد بخش شجر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاتما بعد انیکہ۔ آپ کے دوسرے قے میرے پاس پہنچے۔ میں آپ کی عنایت کا از حد شکور ہوں میرا جواب نہ دینا اُمید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہو گا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے بارے میں بچ چکے ہیں۔ کہ قے خدمت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہوں خدا بجز اہم کی صورت عطا فرماوے۔ کیونکہ میں ہم بعض امام وقتہ ذات موت الجاہلیۃ والی حدیث غریب تقاضا کرتی ہے۔ کہ میں مدت کے وعیدار کے دعوے میں غریب غور کریں۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھ لیں کہ وہ وقت اپنی پہلوں سے بچنا جانتا ہے اس معیار کو مد نظر رکھ کر امام کی صداقت کو پہنچے۔ اور کو تو اجمع الصادقین والی آیت پر عمل کر کے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت میں بھی ہے میں شاید اپنی کمزوری اور پچھے گناہوں کے گندہ کی وجہ سے جناب کو ہمدردی نہ نہیں دکھا سکا۔ ورنہ آپ کبھی ایسے

سعید احمدی سے پالا پریگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مردہ ہو چکے ہیں۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدقون سے تھی وہ تو آچکا اور اور تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگوں نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپ کا کام تو صرف تسبیح کے نکلے گھسانے کا اور ارہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے بعض آدمیوں کو تپ دق کی بیماری بھی ہو جاتی ہے۔ اب کے آجکل مولویوں اور مشرکوں کی شکلوں کو دیکھ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے

چہ دوزخا کہ میدیدم بدیدار چنین رو بار

بنازم و بخر خود را کہ بازم داد جنت را

میں نے سنا ہے کہ جناب کچھ میرے والد صاحب کو تسبیحوں کے نکلے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہیں کہ وہ نکلے بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پر تو بد لے ہوئے ہیں نکلے بازیوں کے زمانے نہیں رہے لیکن آپ لوگوں کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہو سکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند جیگا ڈرین اور اُلواندھیری میں خوش رہتے ہیں کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہیں خدا آپ کو بصیرت کی آنکھ عطا کرے۔ اور مجھے موت سے والے ان کو جو دو ہزار برس

سے سز میں کشمیر میں مدفون ہے۔ خالق الطیور و محی الموتے مان کہ خدا کا شریک لہنے سے بچاؤ کیونکہ شرک کبھی بخش نہیں جاتا۔ اور آجکل کے بچارے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویوں ہی مشہور چہہ کراتنی تنفی کر ایوں کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہیں اور یہ آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کریں۔ کہ قرآن مجید آپ کے فاسد اعتقاد کی کسی وجہ بیان اوڑتا ہے۔ اللہ خالق کل شئی بیان ہوا جو آدمی لوگوں کو خدا کا شریک گردانا جانتا ہے انہی بات کہتا ہے۔ لا یخلقون شیئا دھم یخلقون۔ جب مال یہ تو معلوم نہیں آپ کا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کھیت نکلتے خالق الطیور اور محی الموتی بن جاتا ہے خدا آپ کے امن فاسد اعتقاد کو کئی جڑ کھٹکے اور آپ کو راہ راست پر لاوے۔ والسلام۔ خاکر غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میاں کوا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمدؐ و نعلیؐ

## قومی توجہ کے لائق

## فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ انسان کے شغل کا اثر اس کی زندگی پر

صفحہ ۳۔ حقہ نوشی۔ ایک اور ستارہ ڈوٹا۔ دریافت طلب

صفحہ ۴۔ ۵۔ خدا کی تازہ دہی۔ قومی توجہ کے لائق

صفحہ ۶۔ حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک رشتہ موت۔

صفحہ ۷۔ تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

صفحہ ۸۔ امام کی فلاسفی

صفحہ ۹۔ آجکل کے سیدو کی سرداری ان کے فضل سے ظاہر ہے

صفحہ ۱۰۔ بدترین خبریں ہونی چاہئیں۔ داری صفحہ ۱۱۔ داری

## کرم مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ دہی

قذف فی قلوبہم الرعب

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو ہوتا نہ ہوگا۔ یعنی ضرور پورا ہو کر رہے گا

## سلسلہ حقہ کے نمبر

مولوی معین الدین صاحب بکٹ بنگ پشاور

فقیر۔ گھریا کہ ناگہ۔ سیال کوٹ

مسلمت فاطمہ۔ شر قیور۔ ضلع لاہور

غلام نبی صاحب قادیانہ روڈ۔ زینچ بازار مانڈے برہما

شمس الدین ولد فضل دین

غلام نبی ولد حکم دین صاحب۔ زینچ بازار مانڈے برہما

شمس الدین ولد فتح الدین

فضل دین کلرک چیف کورٹ۔ لاہور

دین احمد عرف بھو۔ ہل پور۔ موٹیار پور

غلام محمد۔

مبارک ہین دے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی دلا میں قربان کرتے ہیں کیونکہ خدا سے پیار کو تلو اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتے ہیں۔ اول میں اس عرصہ اشت کی فیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلانا ہوں جو موجودہ مسئلہ میں سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بامہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کرانا

بہتے لنگر کے اخراجات بہت کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بامہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص کیشٹ چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سیکریٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ لکھوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کاروبار وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسولؐ ہاتھ میں جاتاہے اور انجمن مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقع کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

برادران! ایک اور نہایت

کوئی ہر جو دینی کاموں ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف کیوں اسے اپنی لطف و کرم بھی میں اس وقت توجہ دلانا

ہوں۔ بدین امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے میں آجائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اس کے انتظامی امور میں محکمات بھی قائم ہوتے جاتے ہیں۔ میں نے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب میں پہلی دفعہ ۱۸۹۷ء کے موسم سرما میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا میں تھا۔ اس وقت مہمانوں کو کھانا کھلانے والا



مہانوں کی خاطر تواضع کرنے والا۔ نئے آنے والوں کو وعظ  
سنانے والا۔ کتابین تصنیف کرنے والا۔ ان کی چھپوائی کا  
انتظام کرنے والا۔ کتابوں کو پیکٹ کرنے والا۔ ان کے  
فروخت کا انتظام کرنے والا۔ پکیٹوں پر پتے لکھنے والا  
خطوں کا جواب دینے والا۔ میر عمارت۔ متمم باغ متمم  
اخباروں کے واسطے مضامین نہیں جو کچھ ہی تصامیر  
ایک وجود تھا۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ صرف  
پکیٹوں کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت  
اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہون گے۔ غرض یہ تمام کام  
دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور ہر ایک محکمہ کے واسطے  
ایک نہیں بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیوں کی ضرورت  
ہے۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسٹنٹ  
جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکیں میگزین  
کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسٹنٹ جو وقت  
ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علی ہذا القیاس  
محکمہ میگزین۔ محکمہ مقبرہ۔ محکمہ سکرٹری۔ محکمہ محاسب۔  
محکمہ نظارت وغیرہ ان تمام محکموں کے واسطے کہیں  
اور کہیں محروم کی ضرورت رہتی ہے۔ اور سب سے زیادہ مدد  
میں ایسے آدمیوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ جو محض اللہ تعالیٰ  
کی خاطر اس کام کو اختیار کریں۔ قوت لایموت پر صابر ہوں اور  
اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہوں اور ان  
عاجز انسانوں سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور  
خدا ہمشہد نہ ہوں جو ان سے پہلے یہاں رہتے ہیں۔ بلکہ  
خدا تعالیٰ کے راہ میں ہر طرح کی تکالیف اٹھا کر اپنے رب کو  
راضی کر لینے والے ہوں۔ کیا قوم میں ایسے لائق افراد موجود  
نہیں ہیں۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دیں۔ میں اور ضرور ہیں اور  
یہ وقت ہے کہ وہ باہر نکلیں کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر  
محکموں کے یہاں کارکن آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جو ان  
کاموں سے واقف ہوں۔ جن میں۔ وہ بعض تو میری مانند  
بقول ایک بزرگ سرکنڈون کاؤناچہ ہیں۔ مشت استخوان اور  
اس پر ایک خفیف سے چڑے کا خلاف۔ اس وجود کے  
سپر ایک اخبار کی ایڈیٹری اور سیکری۔ اور حضرت اقدس  
کے خطوط کا جواب لکھنا۔ مدرسہ کی انسپکٹری۔ محاسبہ دفاتر  
انجن کی نظارت۔ مجلس ناظم کی ممبری اور مقامی انجن کی سکرٹری  
شب مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر واک ولایت۔ کیا میں  
ان سب کاموں کو جیسا حق کرنے کا ہے۔ دیا کر سکتا ہوں۔  
کوئی کیا اعتراض کرے گا۔ میں خود ہی اپنے آپ پر مقرر ہوں

کہ مجھ سے ان کاموں کا ادائین ہو سکتا۔ گو محروم کی  
امداد بھی ہے۔ مگر کچھ بھی جب تک انسان خود محنت نہ  
کرے۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سرانجام ہو سکتا ہے  
اور بعض عمدہ دار اگر بفضلہ تعالیٰ کانسی ٹیوشن اور اچھی  
صحت رکھنے والے ہیں جیسے مولوی محمد علی صاحب تو  
ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اردو  
سکرٹری شب مجلس معتمدین اور سکرٹری شب مجلس ناظم اور  
انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور گرانٹ محکمات متفرقہ  
اور دیگر اس قدر کام ان پر ڈال دئے گئے ہیں کہ اگرچہ  
میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہیں کہا جاسکتا۔ کہ وہ ان تمام  
کاموں کا حق نہیں ادا کر سکے۔ کیونکہ وہ نہایت محنت اور  
سروردی کے ساتھ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے  
رہے ہیں لیکن یہ کہنا غالباً صحیح ہو گا کہ اس قدر محنت کا یہ  
نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال میں ہی ان کی صحت کا یہ حال ہو  
گیا ہے۔ کہ کبھی درون شکم کا دورہ ہے۔ اور کبھی درو شانہ  
کا۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہیں رہی اور اگر ایسا ہی ہو جہ  
ان پر یہ بات خوف ہے۔ کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ  
نہیں۔ ان دو قسموں کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ  
ہیں جو اپنی خدا داد طاقتوں کے باوجود پیرائے سالی کے اس  
قدر محنت سے کام کرتے ہیں کہ میرے جیسے جوانوں کو  
اگر یہ لفظ میرے لئے بولنا جائز ہے تو کبھی دم ہی  
نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ اتنا کام کر سکیں جیسا کہ حضرت مولوی  
فوز الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب میں  
مگر بقول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے  
ملنے والے ہیں اور قوم کے مستعد اور ہونہار جوانوں کا  
فرض ہے کہ وہ ان ایام کو عنایت جان کر ان بزرگوں کی  
صحت سے اچھی طرح متنبہ ہوں اور ان کے رنگ میں  
رنگین ہو کر علوم روحانی کے وارث بنیں۔  
غرض قادیان کا موجودہ اسات اس کی روز افزون  
ترقی کے مقابل میں بہت ہی تھوڑا ہے اور اس امر کی  
سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار و جوان اپنی لائف ان  
خدمات کے واسطے قربان کریں۔  
کوئی ہے جو اس آواز کو سنے اور قبول  
کرے؟

**امداد خاص کی ضرورت**  
ایک معزز خاندانی بزرگ سندھو تان  
کے رہنے والے۔ کچھ انقلاب مانہ  
سے اور کچھ غیر احمدیوں کی مخالفت کے سبب بے کار ہو کر

مقروض اور پریشان ہو رہے ہیں اور معزز احباب امداد  
دعا کے خواستگار ہیں۔ نیز یہ صاحب پورائے خاندانی  
طیب ہیں اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہیں  
تو بذریعہ ادب خط و کتابت کریں۔ کیونکہ چند روز سے یہاں آئے  
ہوئے ہیں۔

**دعائے امداد**  
برادر عبدالغنی صاحب کنبہ ضلع گوجرات دہلے  
اجنبی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے  
لئے دعا کریں۔ کہ امدت لائے گذشتہ گناہوں کو معاف کرے  
اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔  
محمد صدیق صاحب اپنے بیابغائی باوجود عظیم الدے  
واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا فرمے  
آمین۔

مولوی محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن سے لکھتے ہیں کہ  
مولوی سید عبدالرحیم صاحب کشکی ثم حیدر آبادی بعارضہ فیاض  
علیل میں رسید صاحب فاضل اور مخلص احمدی ہیں۔ احباب  
ان کی صحت کے واسطے دعا کریں۔

**استفسار**  
بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں کہ  
بدین عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں۔ ناظرین  
اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمادیں۔

**ضرورت**  
مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے  
جو ایڈیٹریل کام میں میری امداد کر سکے۔  
محمد صادق ایڈیٹر بدین

**خطوں کے جواب**  
آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب  
بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جائیں گے  
الگ نہیں ملنے  
الگ خطوط نہیں لکھے جائیں گے جو  
صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا کٹ ساتھ  
بھیج دیا کریں۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے یہاں  
ہے۔ نہ اخراجات خط و کتابت کثیر کا تحمل نہیں ہو سکتا۔  
ضلع گوجرانوالہ یا لکھنؤ میں سے سذر جہ ذیل  
المحکمہ  
ادوات کا لا کا چاہیے۔

مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت  
عمر ۱۸ سال خواندہ ملازمت یافتہ کاری کا کام کرتا ہو۔  
بہر صورت خواندہ ہو۔ آمدنی صحت روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔  
خط ملفوف ہو۔  
المشتہر عبدالرزاق احمدی۔ چھپڑو سامی۔ ڈسکہ۔ بیکلوٹ



# حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک شہاد

Digitized by Khilafat Library

## ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ ک

اسلامی دنیا کی ایک بڑی کتاب کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے واقع ہے۔ کیونکہ آپ کی کتاب میں نہایت عزت کے ساتھ ان ممالک میں چھاپی جاتی اور شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مورخ مجتہد مطلق گذرے ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپ کا ایسا مرتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپ کے قائل ہوئے کہ ایک خاص فرقہ آپ کے نام پر جریہ لگاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ سے بڑھ کر قابل اعتبار مفسر قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تاسیخ کی آپ کی تصانیف میں سے بہت کثرت سے چھاپی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپ اپنی کتاب تاسیخ طبری کے صفحہ ۳۹ جلد دوم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ایک ہم بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جرح ہو سکتی ہے یہ غلط ہو یا صحیح ہو بہر حال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار غلطی اگر تاہیں امر کو پایہ ثبوت پر پہنچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں کے علماء کے سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کے برخلاف قلم اوستا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ کے مہربانی کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف و اس کے گوش کش کرتے اور وہ اس زمانہ کے علماء کی طرح حضرت عیسیٰ کے ایسے شیعہ ہی نہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھر میں کہ وہ فوت ہو گئے اور اگر حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مر گئے تو جھٹ اپنے کفر کے بچے کو کہوں کہ سارے کا سارا پھر الٹ دین اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا عیسیٰ ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے مرتبے سے وہ ناچود ہو جاویں گے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی میں گذرے ہیں۔ اور میں ہی صدیان قرون اولیٰ میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج ہے ہیں جو تفسیرین فیج اعوج میں بھی گئیں ان کی روایتیں اس کے مقابل میں کوئی قدر نہیں رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سلیم الاصلی ثم الذرقی قال کان علی امرأۃ متاندرہ  
تظہر علی راس الجبۃ جبل بالعقیق من قاحیۃ المدینہ قال فظہرت  
معہا اذا استقر علی راس الجبل اذا قبر عظیم علیہ حجران عظیمان  
حجر عند راسہ وحجر عند رجليہ فیہما کتاب المسند الا درى ما هو

فاحتملت الخ یعنی اذ اکتب بعض الجبل منہبطا ثقل علی خالقیت  
احدہما وصیفت بالآخر حضرت علی اہل السیانیہ ہل یرون کتابہ فلم  
یسرفوہ و حضرت عیسیٰ من یکتب بالزبور من اہل الیمین ومن یکتب بالمسند فلم یفرجہ  
قال فلما اجد احداً من یحضر العقیق تحت التابوت لسا اکتب منین  
ثم دخل علینا من اہل ماہ من النصارى یمتغون الخ ز فقلت لہم ہل کم

من کتاب فقالوا نعم فاخرجت الیہم الحجر فاذا ہم یقرؤنہ فاذا هو  
بکتابہم ہذا قبر رسول اللہ علیہ السلام ابن مریم عم ارسل

الی ہذا البلاد۔ فاذا ہم کانوا اہلہا فی ذلک الزمان مات

عندہم فدفنوا علی راس الجبل۔

ترجمہ۔ ابن سلیم الفزاری کہتے ہیں کہ ہماری مستورات میں سے ایک عورت نے جبل تبار چبانے کی نذر مانی تھی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اس پر جانے کا اتفاق ہوا جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنی سرائو پاؤں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اٹھالیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا۔ میں نے اپنے ہاں کے سرنی عالموں اور اسی طرح بعد ازاں اہل میں سے زبور نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال چڑھا اور مدت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ آئے باقون ہی باقون میں اس کتبہ کا ذکر آگیا تو میں نے ان کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد انہوں اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت لکھی تھی۔  
یہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسول بھیجے گئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ برادر مکریم جناب  
ایک عظیم الشان واقعہ

مفتی صاحب زادہ عنایت اللہ علیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور  
علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بزرگان مخالف ہلاک ہوا جسکی کیفیت  
ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں براہ نوازش درج فرمادیں شاید کسی کو  
عجرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولت مند اور ذی وجاہت تھا۔ چونکہ وہ مخالف  
مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری  
کھانے کے لئے جایا کرتا تھا۔ ہمیشہ چھوٹا اور تسخرو وغیرہ کرتا تھا۔ اور حضور کے حق میں سخت بے ادبی  
کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بار بار منع کیا اور کہا کہ تو مجھے جو تیرا دل چاہے۔ کہہ  
لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آ جا مگر اس نے کچھ پرواہ نہ کی  
اور پناہ گزہ و طیرہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آ کر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت  
ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ ایک گھوڑے سے گڑبڑا اور اس کا سر چوٹ لگنے سے سخت مجروح  
ہوا۔ بڑے بڑے ڈاکڑوں کا علاج سوا چھ شروع ہوا مگر اس کو کچھ آرام نہ ہوا آخر بڑی حیرت کے ساتھ دس بارہ روز  
تک عذاب کی حالت میں گرفتار رہ کر نمیک سے کوچ کیا۔ فاختہ و یا اولی الابصار۔ واقعی جو شخص حضور کی  
قبر میں اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور بازمین آنا چھ بدلی اپنی سزا کو پہنچاتا ہے اور حضرت کی موت  
کا مزہ کچھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بصیرت عطا فرماو اور توفیق دے کہ وہ اس رسول کو پہچانیں اور

انگوات۔ در نورمبر ۱۹۰۶ء

۱-۵۔ امین شاہین۔ خاکر۔ در نورمبر ۱۹۰۶ء



## تصبر اور حق پرستی کا نازہ نمونہ

۲۸۔ شعبان ۱۳۲۵ھ کے انجم میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس کا عنوان ہے ۱۰ انصاف اور حق طلبی کی نازہ مثال ۱۰ اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو ایسی سفسط پر دازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہیں آیا۔ کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے نہ تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے قوبہ کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے قصہ رودی میں عجیب شورش مچ گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اڑی اور تمام لوگوں میں ایسی برہمی پھیل گئی۔ جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگوں کی تحریک سے حکیم خدا بخش نے باستعانت چند مولویوں کے اس سالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا۔ جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے۔ پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہو کر مناظرہ کا اعلان ہوتا۔ مولوی عبدالشکور صاحب مع مولوی عبدالحکیم صاحب ۲۶ شعبان کو وارد راولی ہوئے اور بطور خود چودہری خلیل الرحمن صاحب کی مسجد میں حکیم خدا بخش کے ذریعہ سے اہلیان راولی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جا کر مولوی صاحب موصوف کو بظاہر اکیلے اس مجمع میں لاکر گھیر لیا۔

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سرواٹھ مسکاتا تھا۔ کوئی موہنہ پڑھتا تھا۔ کوئی تمغہ اترتا تھا۔ کرتا تھا۔

اس عامیانہ جھوم کے اندر مولوی عبدالشکور صاحب نے عوام الناس کی مخالفت اور شورش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو بحث کے لئے مجبور کیا۔

ایسی پرچوش اور برا فرختہ بھیر میں جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہیں لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوئے ثابت کرے۔ اگرچہ ضابطہ نہایت ہی باضابطہ تھا۔ لیکن مولوی عبدالشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظور نہیں کیا۔ جس

بخوبی ثابت ہو گیا۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب اس ضابطہ کے موافق حضرت عیسیٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہیں ثابت کئے۔

پھر بہت کچھ ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اختراع کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات میں ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا ناچار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلیں پیش کیں۔ جن کو مولوی عبدالشکور صاحب نے احتمالات و ہسیہ فرضیہ کی بنا پر اپنے ايجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا۔ پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کے اس قاعدہ کی طرف سے ہماری یہ دلیلیں آپ کے لئے واجب القبول نہیں ہیں۔ لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسیٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے۔

اگرچہ مولوی عبدالشکور صاحب کی سچائی اور ایمان داری یہی تھی۔ کہ اسی وقت اور اسی جلسہ میں رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے۔ جو خود انہی کے قاعدہ کے موافق اور ان ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلوں پر وارد کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ اور یہ فرمایا کہ ہم اپنی دلیل کا ردوائی مناظرہ کے ساتھ طبع کر دیں گے۔ تب دیکھ لیجئے گا۔

پھر اسی کے ساتھ ہی غل مچو ادا کیا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہو گئے قائل ہو گئے۔ قوبہ کر لی تو بیکر لی اب ناظرین غور کر لیں۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب کی یہ کارروائی کہاں تک قابل وقعت ہو سکتی ہے۔ جہاں تک معلوم ہے۔ بجز جاہلون یا سخت متعصب مخالفوں کے اہل انصاف نے مولوی عبدالشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہم لوگوں کو تو بخوبی یقین ہو گیا کہ ان ملاوٹوں کے پس بجز سب و شتم اور فتوے تکفیر یا اسی قسم کی چالکیوں اور انیادہی کے کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔

مناظرہ نہیں نہیں بلکہ محاذِ اجمالی نقشہ بننے ناظرین کے پیش نظر کر دیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کریں گے

جب مولوی عبدالشکور صاحب کی وفات ہو گئی۔ شائع ہوگی۔

تفضل حسین۔ رودلوی

## اجرت اشتہارات

تقریباً سال چھ ماہ ساہ	دواہ	کماہ	یکماہ
۵۰	۱۱۰	۶۰	۳۰
۴۰	۸۰	۴۰	۲۰
۳۰	۶۰	۳۰	۱۰
۲۰	۴۰	۲۰	۵
۱۰	۲۰	۱۰	۲
۵	۱۰	۵	۱
۲	۵	۲	۰
۱	۲	۱	۰

یہ اجرت جہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں سے زیادہ رعایت ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تعاض سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دورانِ انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریداری کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضخیمہ جو اخبار کے دو صفحے کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جائے گا۔ بقالہ سے قاذبان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغیر مطالعہ فرمائیں۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دے جانے کی ہے دریں میں چھوٹے اور کبھی کبھی درج کئے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کرے۔



## حضرت مسیح موعود کی ایک نازہ تحریر

## الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر ان میں ایک وقت شیطانی فعل کا اور اپنی خوابوں اور انکا شغلات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے جس میں وضاحت کے ساتھ مفسر نے بیان فرمایا ہے کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ انسان مکملات الہیہ سے شرف ہو سکتا ہے۔ ان میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جب تک انسان فناء کی حالت تک نہ پہنچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمائشوں کے وقت صوابی نہ ٹھہرے اور کئی موتیں اس پر وارد نہ ہوں اور کئی قسم کی تمحیلات خدا کی راہ میں نہ اٹھادے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے فائدہ نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی مضبوطی کے نیچے ایسا سمجھ نہ ہو کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھائے کہ بارش کی طرح اس پر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے کہ تمام نفسانی پرزبال جھٹ جادوین اور تمام سفلی خواہشیں جل جاوین اور جب تک کہ نفس پر دامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراعات دے اور دوسری تمام مراعات و حقیقت معدوم ہو جاوین اور جب تک کہ ایک تشوش اور غلش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ حقیقت خدا کے لئے فوج نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی رستی پر ایک جاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پخت استغاف کی وقت اور اس کے جلال ظاہر کے لئے ہر ایک غلطی میں

اور ہر ایک حالت میں خدا سے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ یہ ایک تمام جڑیں اور عجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خود غامی کی تمام جڑیں اس کے دل سے ہر کلی دور نہ ہو جاوین اور جب تک کہ خدا کی مہینت ایسے زور سے اُس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرتبہ ہوئے کی طرح کی طرح محسوس ہوں نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج ہو پئے اور جب تک کہ ایک سچی پاک قربانی اپنی تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی روح سے بلکہ اس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچی اور کامل طور پر اعلا رکھتے الاسلام پر عاشق نہ ہو تک ہرگز ہرگز مکملات الہیہ سے شرف نہیں ہو سکتا اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر نقطوں میں اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلم من ذکھا وقد خاب من دستھا۔ ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ بھی ایک خاص ہوتی ہے۔ جعفر انپر غم پڑتے ہیں اور جعفر وہ شواہد نہایت سنگین استقامتوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کئی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کے مسلسل غموں میں سے کچھ ہٹوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مر جاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکملات الہیہ کی اپنی نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقع ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا دماغ اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو کئی نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کی موافق تقویٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میرا جاوین کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اس وقت ایسے شخص کو اپنے مکملات سے شرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں بھڑانا چاہیے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیے کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گنہ سے نفرت

ہو۔ خدا نے بھی یہی دعا سکھائی ہے کہ اہنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم یہ دعا کرو کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالیٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فیصدیت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں کہ کبھی حدیث النفس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی ذبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں۔ سخت بد قسمت وہ لوگ ہوتے ہیں کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتیں میں وہ خدا کے نزدیک پس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمائشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گہائیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جاں فشانی اور پوری محبت کے طبع حق ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہو اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاوے اور شیطان سے دور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاک مرزا غلام احمد

## دعا دو

برادر محمد علی خان صاحب شاہجہان پوری میاں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے

## قابل ترجمہ خیر ابرار

خط و کتابت کرتے وقت احباب اپنی جٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ پھر نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ درت عدم تقبل معاف۔

منہج



# انجیل کے سیدون کی سڑاری

جب بھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بیعت کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمارے سرا

جاہلون کے پیر پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ جب اپنی قوم سید ہے تو مغل کی بیعت کس طرح ہو سکے اور مجھے مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ ہماری قوم میں ایک تجھ کو جذام ہو گیا ہے۔ کہ مغل کی بیعت تو نے اختیار کی۔ ہم کو تو ایسی قوم کی بیعت سے سخت شرم ہے۔ یہ نادان اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ خدا کے نزدیک تو سب سے بزرگ وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ بغیر اعمال صالحہ کسی کی اولاد ہونا کیا شے ہے اور یہ دم بڑے دعوئے سے مارتے ہیں کہ ہم امام اعظم کے پیرو ہیں ان کی پیروی ہی بہ سبب ان کے تقویٰ کے ہوئی ورنہ وہ قوم کے سید نہ ہتھ بکنے نادان لوگ تو کیا کچھ ان کے متعلق کہتے ہیں۔ مگر ان کو شرم کہاں کہ کام میں لا دیں۔ بنی اسرائیل کی طرف خیال نہیں کرتے۔ کہ خدا نے ان کو کیسے وعدے دئے تھے یہاں تک کہ یہود کا خیال تھا۔ کہ خاتم النبیین ہم میں سے ہی پیدا ہوگا۔ مگر یہ ان لوگوں نے اعمال بد اختیار کئے۔ تو کوئی وعدہ وعید کام نہ آیا اور ہر طرف سے ذلت اور تباہی ان کے نصیب حال ہوئی۔ میں نہیں جانتا کہ سیدون کو کوئی حدیث مل گئی ہے۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ امام محمدی حسیٰ نسب سے ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام امینہ ہوگا اور خاص اُن سیدون سے ہوگا۔ جو چودھویں صدی میں اپنے نام سادات کے نامزد ہیں ہاں بیشک اس زمانہ کے سیدوں کی سرداری کا لقب ان کا ہر فعل سے ظاہر ہے۔ بدکاری۔ فسق و فجور۔ جھوٹ۔ بہتان الزام لگاتے ہیں تو سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ نہ تو ہزار میں سے بچوگا کوئی ایک پڑھتا ہوگا۔ مگر اس بات میں وہ سچے ہیں کیونکہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی مخلص اُمت ان فعلوں کی تابع ہے۔ سید تو رسول اللہ کے شریک ہیں۔ ان سے رسولی فعل صادر ہونا گویا ان کی ہر حرکت کا باعث ہے۔ اپنے گریبان میں سورۃ الکرہنین دیکھتے اور مقابلہ نہیں کرتے۔ کہ ہم میں اور اس مغل میں کتنا فرق ہے ہم میں اہل بیت ہونے کا سوائے حدیث نبوی اور دین کی دشمنی کے اور کون سا نشان ہے اور اس رسول کے پیارے مسیح موعود محمدی مسعود امام محمدی میں کون سا نشان آں میں نہ ہونیکا ظاہر ہے۔

ان کے مرشد خدا کی قسم اگر دیکھتے ہوں۔ تو میرا نام طور پر نظر آتے ہیں۔ ہمارے گاؤں کے کوئی پندرہ سے زیادہ سید ہیں جو ایک میراثی کے خادم ہیں۔ جس کا نام میرا بخش ہے۔ پہلا میراثی ان کو سوائے شیطان کا ہم کے اور کیا سکھلا دیگا۔ جس جگہ میرا بچہ کا قصہ سنتے ہیں۔ دین حال کھیلین گے۔ یہ نعمت سرداری کی تو خدا داد ہے خدا جس کو چاہے۔ عطا فرمائے۔ اگر سید نیک عمل کے لحاظ سے نہ ہوں۔ تو نوح و کا بیٹا کنعان کیون مردود سمجھا گیا اور وہ اہل ہونے سے کیون محروم رکھا گیا۔ اہل بیچاروں کو اپنے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر بھی نہیں یاد۔ جو ان کے حق میں سیف قلع ہے۔

## مجید لا مجید کل مجید

## دما جلد بلا مجید مجید

کیا کریں۔ بیچارے علم سے محروم رہ گئے۔ معذور ہیں اور علی رضا کے پوتے بنتے ہیں۔ جو علم کا دروازہ ہیں۔ شرم! شرم!! شرم!!! قرآن شریف سے بالکل باز رہیں۔ مگر اتنی آیت صرف نوک زبان ہے

## اہل البیت و بیہمکم تطہروا

میں نے کئی دفعہ ایسے معاملات دیکھے ہیں۔ کہ جب باپ کسی ناخلف بیٹے پر ناراض ہو جاتا ہے۔ تو فوراً گھبراتا ہے۔ کہ تو میرا بیٹا نہیں ہے۔ خدا جانے ان کو کون سے سرخاب کے پر لگ گئے۔ جنہوں نے سو سو خدا بنائے۔ اور قبروں کو شکل کشا جانا۔ خدا ایسی قوم سے پناہ دے۔ میں تو ہر وقت خدا کے کرم سے دعا کرتا ہوں کہ ابھی مجھے سچا مسلمان بنا اور ایسی سادات سے رہائی دے۔ اور دین محمدی میں قائم رکھ اور آخر کو اُمت احمدی سے اٹھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا اور ہر ایک کو رستہ مستقیم عزت فرما اور میرے دل کی امیدیں بر لا۔ آمین تم آمین۔ خاکسار سید مسعود مدرس جہون

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں جہاں تڑپتی ہے کوئی جلدی دوا بھیجو مجھے دار الشفا اپنے سے اک جت شفا بھیجو تیرے دیدار میں مری جان لب پہنچی ہے

مغل جانے کہ واپس ہو کوئی فرمان لکھا بھیجو ترے دیدار سے مجھ کو محمد کی زیارت ہے۔ خدا کی واسطے عاصی کو خدمت میں بلا بھیجو مبارک منہ سے تیرے چین میں کی نشانی شفیق المذنبین ہو کر دعا بہر خدا بھیجو سلامت ہم رہو طوفان کشتی پر چڑھ تیری ہمیں ظلمات سے نپھنے کو اب آب بقا بھیجو ترے در پر نہ گراستے تو راز دین کہاں پاتے خدا سے ہو دعا ہر دم خدا یا رہنا بھیجو بھلا انکار کیونکر ہو سکے ہم سے ترا جیکہ معاف کئے دم دم نشان طاعون کا بھیجو نہ کیونکر تقویت ہو اب سب ایمان کے دل کی معطر قادیان سے جب مجھ کو ٹھنڈی ہوا بھیجو نشان احمدی آریہ سب کیوں ہوں غاش بھلا ان کے جگر کے پار جب تیرے قضا بھیجو بھلا کیونکر نہ فاجع سے مرے مرد ہو کر وہ جسے میرے سوا حکم دے کر لا دوا بھیجو لپک جانے نہ کیوں وصال تیرے سامنے اگر شک اس کے جس پر جوش بیعت کا لگا بھیجو ہوا وہ آں میں روشن شریعت مصطفیٰ براہین و حکم اور بدر کی چہر ضیا بھیجو اُسے بازار میں صراف کم قیمت نہ بھیجا جسے تم کیمیائی سے زر خالص بنا بھیجو ہزاروں ہو گئے زندہ سچا نام سن تیرا یہ جن مردہ دلوں کو تم یا ذی کی صد بھیجو نہ کیوں اندھوں کو بینائی ہو تیرے علم اکمل کو جنہیں خاک در و لا شال تو تیا بھیجو خزانے الہی قرآن دکھا کر ہم کو میت ہو بھلا گریہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو یہی رستہ دکھانا ہے یہی حق سے ملانا ہے یہی نور الہدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو طفیل مصطفیٰ ہم پر یہی حق سے عنایت ہے یہی ہے نور دین احسن یہی بدر العزیز بھیجو یہی لمجاہی ماویٰ بھی ہے دین ہم سب کا شب تاریک میں ہم کو یہی روشن دیا بھیجو میں اس نعمت سے کیوں محروم رہ جاؤں تیرے نصیب پو کر کم کا اب مجھ کو حق سے دلا بھیجو

میں تیرا مال ہو جان میں مری امید براؤں۔ طرف میری دعا اپنی اگر مسیح و سچا بھیجو۔ میں طالبینِ حق میں تیرا نام سن تیرا یہ جن مردہ دلوں کو تم یا ذی کی صد بھیجو نہ کیوں اندھوں کو بینائی ہو تیرے علم اکمل کو جنہیں خاک در و لا شال تو تیا بھیجو خزانے الہی قرآن دکھا کر ہم کو میت ہو بھلا گریہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو یہی رستہ دکھانا ہے یہی حق سے ملانا ہے یہی نور الہدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو طفیل مصطفیٰ ہم پر یہی حق سے عنایت ہے یہی ہے نور دین احسن یہی بدر العزیز بھیجو یہی لمجاہی ماویٰ بھی ہے دین ہم سب کا شب تاریک میں ہم کو یہی روشن دیا بھیجو میں اس نعمت سے کیوں محروم رہ جاؤں تیرے نصیب پو کر کم کا اب مجھ کو حق سے دلا بھیجو



يُدِيمُنْ تَحْرِيْنْ عَلِيْ حَاسِيْنْ

ہم کو دنیا اور دین دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے کیونکہ  
ہماری پاک کتاب ہمیں یہ قیمتی سبق سکھاتی ہے اور ان  
لوگوں کے راہ سے بچاتی ہے جو جہنم نے صرف ایک  
جی سائیڈ اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا  
ہے اور یہ ستر ضروریہ میں سے ہے۔ کہ ہم دونوں پہلوؤں کو  
علین اور جب تک اس زردین اصول کے پابند نہ ہوں گے  
ترقی کی شاہراہ پر جب کوہِ اطستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے  
پہنچ نہیں سکتے۔

آج چونکہ ہماری جماعت روز افزون ترقی پر ہے اور ہفتہ کی لسٹ میں ہم نئے نئے نام مختلف شہروں اور مختلف قوموں مختلف زبان کے لوگوں کے مندرجہ ذیل پاتے ہیں اور جب یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس میں تجارت پیشہ لوگ بھی ہیں۔ گورنمنٹ سروس بھی ہیں۔ رُوسا بھی ہیں۔ دکاندار بھی ہیں۔ غربادار بھی ہیں۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم قلبی شہادت سے کہتے ہیں کہ یہ قوم ترقی کے میدان میں نکل آئی ہے اور وہ دور نہیں کہ یہ قوم گمے بھرتی ہو جائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر چونکہ یہ قوم سُرخ نقشہ کے باہر تک پہنچ چکی ہے اور اسکی ضرورتیں بھی مختلف ہیں۔ اور ان کا پورا کرنا ہمارے قومی دَارِ گونہ یعنی اخبارات کے ماتہ میں ہے۔ میں نے اپنی لمبی سیاحت کے دوران میں دیکھا ہے کہ بعض احباب بباوٹ بعض ضرورتوں کے ان اخبارات کو خریدتے ہیں۔ جس میں عام طور پر دنیا کی خبریں ہوں اور قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہیں۔ اگر ہمارے اخبارات دنیا کی عام تازہ خبروں کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دیں تو ہم خیرا دیم ثواب کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ احباب بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دیں گے۔ کیونکہ جب گھر کے اخبارات اس کی کوپور کر دیں گے۔ تو پھر باہر کی محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ روپیہ جو غیروں کے ہاں جاتا ہے کسی قومی کام پر آسانی صرف ہو سکیگا اور میں خاصہ اخبار بدر کو مخاطب کرتا ہوں کہ اُسے چاہیئے ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبروں کے لئے خاص کر دے اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان معنوں سے جہاں میں

پھر ادا گیر ہی نہ تو نہ ہوئے یعنی جماعت احمدیہ کے ممبرانہ تعالیٰ کے فضل سے  
دوسرے عالم بھی ہو سکتے جاسکتے ہیں۔

درج ہوتے ہیں۔ کم نہ کرنا چاہیے اور مالی حالت بھی  
وجہ ازت نہ دے۔ تو ایک دو صفحوں کی زیادتی کے  
ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑھادے۔ کیونکہ مذاق ملکی  
بھی اخبار بینی کی طرت بڑھ رہا ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا  
ازبس ضروری و لا بدی ہے۔

میں نے اس کو درودِ دل سے لکھ لکھ کر خواہ اس کو  
سیدنا پڑھ لیا اُٹا۔ درود ہی درود پڑھا جاوے گا۔

ابوسعید عربی از قادیان

ڈائری

القول الطيب

مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر رہتا - فرمایا -  
**جائے عبرت** | ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں کے  
 فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم  
 قسم کے بیمار آتے ہیں - بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے  
 جاتے ہیں - بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے - کہ شدت بیماری  
 کے سبب کامن الاہیاء و کامن الاموات - نہ زندوں  
 میں داخل نہ مردوں میں - لیکن ایسے نظاروں کو اکثر تکے  
 ساتھ دیکھنے سے سخت دلی ہی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری  
 بھی ہے - کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں  
 کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے -

فرمایا۔ اس زمانہ کے طائفوں کو بھی  
اس زمانہ کے طائفوں | مردوں کے جبریت انجیر نظر وں کو  
بہت دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ بھی سمت  
دل ہو گئے ہیں۔ کلکتہ میں ایک طائفوں کا ذکر اخبار میں لکھا  
ہے۔ کہ اس پر کسی قرضخواہ نے ناش کی۔ تو اُس نے  
جو اب دعوے میں کہا کہ اسال کلکتہ کی صحت اچھی رہی  
اور لوگ بہت نہیں مرے۔ اس واسطے میں کچھ دے  
نہیں سکتا۔ البتہ بہ سبب قحط دو بار اگلے سال لوگوں کے  
بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہے  
پھر قرضہ ادا کیا جائے گا۔

ایسا ہی اس جگہ دو ملتانوں کے درمیان جو بہائی تھے  
 باہمی تنازع ہوئے پر ان کے دو میان مسلمانوں کے  
 طہروں کی تقسیم کر دی گئی۔ تو ایک ملتان اس بات پر ناراض ہوا  
 کہ جو لوگ میرے حصے میں آئے ان کے قہ چھوٹے  
 ہیں اہل ان کے کفن پر سے جو چادر اُتوے گی۔ وہ چھوٹی

ہوگی۔ اس قدر ذلت ان لوگوں میں آگئی ہے۔ - السلام

ایک آیت کا ترجمہ فرمایا۔ آیت قرآنی۔ قد افلم من  
ذکھا۔ وقد خاب من دستھا۔ کا  
ترجمہ اردو میں ایک دفعہ سوچتا تھا۔ تو یہ شعر کہہ گیا ہے  
کوئی اُس پاک سے جو دل لگا دے  
کرے پاک آپ کو تب اُس کو پاوے

قرآن شریف میں ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ ایک سیدھی  
راہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم کو سکھادی ہے۔ چاہے جو  
دینی آن شریف کو غور سے پڑھے۔ اس کے امر اور نہی کو جدا  
جدا دیکھ رکھے اور اُپس عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے  
خدا کو خوش کر لیگا۔ باقی مسطقیوں نے اور صوفیوں نے جو  
اصطلاحیں بنائی ہیں وہ اکثر لوگوں کے واسطے ہموک کا موجب  
ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں پیچیدگی اور مشکلات ہیں۔ فرمایا  
ایک بزرگ نے جس پر ہم صن ظن رکھتے ہیں۔ کہ اس نے کسی  
نیک نیتی سے لکھا ہوگا۔ گو اُس کا قول صحیح نہیں ہے یہ لکھا  
ہے۔ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کامل نہ تھے کیونکہ ان کا چور  
طور پر نزول نہ تھا۔ صرف مسعود تھا۔ اسی وجہ اُن سے بہت سی  
کرامتیں صادر ہوئیں۔ اگر نزول پورا ہوتا۔ تو کوئی کرامت صادر  
نہ ہوتی۔ اس قول میں بقدر لفظ قرآنی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ لکھا  
قول ہے کہ قرآن اور حدیث سے سراسر مخالف ہے درحقیقت  
شیخ عبدالقادر جیلانی خدا تعالیٰ کے کامل بندہ ہیں سے  
تھے۔ اگر اُن پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاو تو پھر  
یہ اعتراض تمام انبیاء و ائمر و دوتوں سے۔

یہ ان صوفیوں کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ  
جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی۔

فرمایا۔ شاید ہی کوئی ایسی رات  
 الہام بھول بھی جائے | گذرتی ہوگی۔ جس میں کوئی نظر  
 آئندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو۔ لیکن بہت سی باتیں  
 صبح تک بھول جاتی ہیں اور توفیق ہی نہیں ہوتی۔ کہ انکو یاد  
 وقت میں نکھو لیا جاوے۔ کہ پہر نہ بھولیں۔ اس میں  
 حکمت آہی ہے وہ جس بات کو چاہے یاد رکھواتا ہے  
 جس کو چاہتا ہے۔ بھلوا دیتا ہے۔



نتیجہ نمبر 11 نمبر 1 ہے



## مفصل ذیل کتب دفتر بدین سخی و خدیو

**جنگ مقدس** مصنف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ  
آتم کا مبارک۔ اس میں ہمارے امام نے قرآن  
قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور  
قابل دید ہے۔ قیمت ۸

**الوصیۃ** مصنف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا  
ہے۔ اور میرے دن کو دین و مقبرہ بشری کے متعلق ضروری  
ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲

**نور الدین** مصنف علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ  
دہرم ہال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں  
بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین  
اسلام کے لئے نکتہ ہے۔ قیمت ۸

**غلامی اور عصمت انبیاء** ریویو آف ریلیجنز کے متفرق  
مضامین کو شیخ احمد دین صاحب  
پیشتر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے اجازت صدر انجمن  
اصدیہ قادیان بہت عمدہ چھاپا کر اس کا رخا میں برائے  
فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو کھجائی طور پر  
بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳۳۔ عصمت انبیاء ۴

**البرہان الیقین**  
فی تائید المسیح

**حیرت کی حیرانی** مصنف ماسٹر عبد العزیز صاحب  
مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۲۰  
**اختیار الاسلام** مصنف شیخ عبد الرحمن صاحب نوسلم  
آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے پھیدی  
کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۴

**برائین احمدیہ** یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ  
پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل قوی نے پورے انداز  
روپیہ انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ  
اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے  
ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیے۔ نصیر کاندھل  
پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ جلد ۲۔ غیر مجلد صر  
دلائی کا غر پر مقلد غلط

درستین

مصنف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حضرت اقدس کی آج تک کی تفہیم اس میں  
سندرج میں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو  
تفہیم میں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

ادعیۃ القرآن

مصنف اکمل آف گو لیکری  
قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا  
منظوم ترجمہ اندر ہے ایک قصیدہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح کے  
تمام دعویٰ کی مدلل مذکور ہیں۔ قیمت ۴

جام شہادت

مصنف جناب ثاقب صاحب۔ مولوی  
عبد اللطیف صاحب کا جانشین مرثیہ قیمت ۲  
مصنف غلام رسول صاحب راجیکے  
پنجابی نظم قیمت ۲

کامن احمدی

طالب علموں کیلئے نہایت مفید۔ قیمت ۲

آئندہ کشمیری

مصنف علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ  
دہرم ہال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں  
بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین  
اسلام کے لئے نکتہ ہے۔ قیمت ۸

کامن احمدی

مصنف پیر سراج الحق صاحب  
حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ  
کے مذہب کے رد سے۔ بہت سی لطیف کھجی ہیں۔ حصہ چہارم  
قیمت ۲

سراج الحق

مصنف ماسٹر عبد الرحمن صاحب نوسلم  
آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے پھیدی  
کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۴

نظم منکورا

مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
کلمہ نقل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب  
کا جواب۔ قیمت ۲

شہادت آسمانی

مصنف ماسٹر عبد الرحمن صاحب نوسلم  
آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے پھیدی  
کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۴

اسلام کی پہلی کتاب

مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب امر دہی  
سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں  
صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے  
واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے  
لغات روپے کو بی گمان نہیں۔ قیمت ۲

سر شہادتین

مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود  
کے وجود و باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲

دیوانے صالحہ

قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات  
کے جواب اور چکر الہی کے ابن مینا  
ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۲

مجموعہ ازالہ الوسوس

مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود  
کے وجود و باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲

سر شہادتین

مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب امر دہی  
سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں  
صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے  
واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے  
لغات روپے کو بی گمان نہیں۔ قیمت ۲

دیوانے صالحہ

قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات  
کے جواب اور چکر الہی کے ابن مینا  
ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۲

مجموعہ ازالہ الوسوس

مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود  
کے وجود و باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲

سر شہادتین

مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب امر دہی  
سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں  
صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے  
واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے  
لغات روپے کو بی گمان نہیں۔ قیمت ۲

دیوانے صالحہ

قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات  
کے جواب اور چکر الہی کے ابن مینا  
ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۲

مجموعہ ازالہ الوسوس

الکرم

مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی  
مدلل تائید۔ قیمت ۵

اعجاز احمدی

مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۲

یکچرا لاهور

جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں  
اسلام کی خوبیوں پر دیا۔

## ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت  
ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک  
اور فوجدان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر سے۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر  
چھ سال ہوئے کہ بغیر تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور  
تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع  
کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ  
حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷۔ گوئی کا ایک خوش شکل ۲۷ سالہ احمدی کا شکار۔ گجرات  
گجرات۔ یا کوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس  
کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھے سے کریں۔

۸۔ اکمل آف گوئی کا ایک فصیح گجرات  
۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے  
واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی  
صحیح النسل مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے  
درمیان ہو۔

۱۱۔ راقم۔ ن۔ در خط و کتابت معرفت اڈیٹر سے۔

## اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں  
کلاہ۔ رنگی۔ پشادی۔ ریشمی۔ دسوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ  
وغیرہ انشیا رکھی ہے۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں  
کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب کوئی  
چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی کو  
تمام معاملہ کیا جا دیگا اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیا جائیگا۔

لیکن خراج آمدورفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نوز۔ مہاجر سوداگر کابی  
از قادیان

بدین قادیان میں میان سراج الدین عمر کیلئے چھاپا۔